یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L. No 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	۵ر
والیان ریاست سے	۲۵ر
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداران سے	۳ر
چھ ماہ کیلئے	۱۲ر
ممالک غیر سے سالانہ	۴ر

قواعد و ضوابط

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہوگی -
بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے -
نامہ نگاروں کی مرسلہ خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے -
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا -
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہو

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
امرتسر میں کیچڑ کی تکلیف	۱
اخبار وکیل اور فتوحات اہلحدیث	۲
مرزا قادیانی اور حقوق گورنمنٹ	۳
آریہ صاحبوں کی نئی منطق	۵
آریوں کی خوش بیانی	۶
گورنمنٹ پنجاب - وکیل اور تقلید	۷
ماہ محرم اور تعزیہ	۸
انتخاب الاخبار	۱۱

نمبر ۱۷ — امرتسر ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۵ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ — جلد ۳

اہلحدیث

امرتسر - ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۵ محرم ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ

امرتسر میں بارش اور کیچڑ کی تکلیف

قابل توجہ پریزیڈنٹ و اسسٹنٹ سکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر

بارہا اہلحدیث میں اس قسم کی شکایت چھپ چکی ہیں جنہیں سے بہت کم کی طرف توجہ ہوئی ہے - تاہم اہلحدیث اپنا فرض جانتا ہے کہ بے زبان اہالی شہر کی تکالیف کو اپنے حکام با اختیار کے کانوں تک پہونچائے - ہائے افسوس! ہم دیسیوں کی قسمت کہاں کہ ہم میں بھی کسی انتظام کی قابلیت ہو - گورنمنٹ کی طرف سے میونسپل کمیٹی اسی لئے بنائی گئی تھی کہ دیسی شرفا اپنی ضرورتوں کے مطابق اپنا آپ انتظام کیا کرینگے - مگر افسوس سے جہاں جاؤ میونسپل کمیٹی کی شکایت سنو گے - امرتسر جیسے تجارتی مرکز میں یہ حال ہے کہ صرف ایک ہال بازار (جو صاحب بہادروں کی آمد و رفت کا موقع ہے) بطور نمائش کے گویا تمام شہر کی جان جوکھوں سمجھو - صفائی کا نمونہ ہے نہ بارش میں کیچڑ ہے نہ کسی طرح کا میلا ہے - لیکن نہیں معلوم ہال بازار کے سوا باقی بازاروں نے کیا گناہ کیا ہے کہ صفائی تو رہی بجائے خود ایک روز کہیں بھولے سے بھی بارش ہو تو کئی کئی روز چلنا پھرنا بند ہو جاتا ہے - دیسی جوتہ کیچڑ سے ایسا ملتا ہے جیسے مدت کے بچھڑے دوست ایک دوسرے سے گلے لگ کر ہو کر چھوڑنے میں نہیں آتے - یا جیسے مقناطیس لوہے کو چھوڑنا نہیں چاہتا - کوئی بیچارہ ادھر دھم سے گرتا ہے - کوئی ادھر گر جاتا ہے - رات کے وقت تو خصوصاً چلنا پھرنا قطعی بند ہو جاتا ہے - ایک تو کیچڑ کی تکلیف ہے - دوسرے روشنی بھی ہال بازار کے سوا باقی سب شہر میں خیر سلا - ممبران کمیٹی سب کچھ دیکھتے ہیں - مگر افسوس ہے کہ انہیں فرصت ہی نہیں - یا وہ سمجھتے ہیں کہ یہ چھوٹے درجہ کا کام ہمارا منصب نہیں - اس لئے ہم حسب دستور صاحب بہادر پریزیڈنٹ و اسسٹنٹ سکرٹری میونسپل کمیٹی کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ شہر کی سڑکوں کی

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل	کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

نہایت ضروری تاکید

جن صاحبوں کو ڈاکخانہ کی غلطی سے اس روز اخبار نہ پہونچے جس روز کہ عموماً اخبار پہونچا کرتا ہو تو وہ ہمیں ایک ہفتہ بعد اطلاع دیں مگر نمبر خریداری جو ہمیشہ اخبار کی چٹ پر لکھا ہوتا ہے اور نمبر اخبار مگم شدہ ضرور ساتھ لکھیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت مقبول نہ ہوگی

منیجر اہلحدیث

حالت بہت خراب ہے - مرمت کرانے کے علاوہ اس بات کا مستقل انتظام
کر دیا جائے کہ بارش کے بعد فوراً ہی کیچڑ اٹھا دیا جایا کرے - جیسا کہ مسٹر ڈکل
کے زمانہ میں کبھی ہوتا تھا - اس انتظام میں کوئی زیادہ خرچ بھی نہیں وہی
ملازمان صفائی اس کام کیلئے کافی ہونگے -
صاحب بہادر کی خدمت میں گذارش کرنے کے بعد ہم اپنے اہلحدیث
کے ممبر جناب مولوی احمد اللہ صاحب کی خدمت میں بھی التماس کرتے ہیں کہ
اور نہیں تو آپ ہی اپنے موکل اہلحدیث کی معروضات پر متوجہ ہو کر کمیٹی
میں اس سوال کو اٹھائیں - اور کیچڑ کے متعلق مستقل انتظام کرائیں -

خلافت اور امامت کا مضمون آئندہ ہفتہ

اخبار وکیل اور فتوحات اہلحدیث

رسالہ "فتوحات اہلحدیث" پر ریویو کرتے ہوئے ہمارے معزز دوست اڈیٹر
وکیل امرتسر نے چند ایک ریمارک نیک نیتی سے مگر غلط فہمی سے کئے ہیں -
ان سوالوں کے جواب معروض ہیں - آپ فرماتے ہیں کہ:
رسالہ فتوحات کی اشاعت مضر ہے کیونکہ مسلمانوں میں آجکل فرقہ
بندی کی بجائے اتحاد پیدا کرنے کی ضرورت ہے - نیز عدالتوں سے
کسی فریق کا جیت جانا اُسکی صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتا دنیاوی
عدالتوں میں تو بسا اوقات ناحق فیصلے بھی ہوتے ہیں -
جواباً گذارش ہے کہ مسلمانوں میں اتفاق کرانے کا خیال جیسا اہلحدیث
کو ہے شاید کسی کو ہو - مگر اہلحدیث مسلمانوں کے تفرقوں کو اسی اصول سے
مٹانا چاہتا ہے جس طرح قرآن وحدیث کی تعلیم ہے - غور سے سنئے قرآن شریف
میں ارشاد ہے - وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ
یعنی مسلمانوں کے دو گروہوں میں اگر لڑائی ہو تو صلاح کر دیا کرو - مگر صلاح
نہ مانکر جو فریق بغاوت ہی اختیار کرے تو تم باغی سے مقابلہ کرنے لگو جبتک
کہ وہ اللہ کے حکم کیطرف مائل نہ ہو - حدیث شریف میں آیا ہے - انصر اخاک
ظالما او مظلوما اپنے بھائی کی مدد کیا کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم - صحابہ نے
عرض کیا حضرت ظالم کی کیا مدد کریں؟ فرمایا ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسکو
ظلم سے روکدو -

قرآن وحدیث کے بموجب ہمکو پہلے یہ دیکھنا ہے کہ جس نزاع کے
فیصلے رسالہ "فتوحات اہلحدیث" میں جمع کئے گئے ہیں وہ نزاع کیا ہے اور
کس کی جانب سے اسکی ابتدا ہوئی اور ابتک ہے - کچھ شک نہیں کہ نزاع
مذکور صرف اس امر پر تھی اور اب بھی ہے کہ اہلحدیث کو حنفی بھائی اپنی
مسجدوں میں نماز نہیں پڑھنے دیتے اور اہلحدیث صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہم
اپنے طریق پر نماز ادا کریں چونکہ اس دعوے میں اہلحدیث حق پر ہیں اور
خاصکر ہمارے معزز دوست اڈیٹر وکیل کے مشرب کے مطابق تو بالکل ہی
حق پر ہیں - کیونکہ وہ تو کل مسلمانوں کا نہ صرف اتفاق بلکہ اتحاد چاہتے ہیں -
اسلئے بحکم حدیث وقرآن مصلحان کا فرض ہے کہ مظلوم کی حمایت کریں
اور ظالم کو ظلم سے روکیں - مگر حالات موجودہ میں کسی شخص کو اس کے خلاف
منشا روکنا تو ممکن نہیں - ہاں یہ ممکن ہے کہ اسکی مخالفت کی ناکامی کا اسکو
یقین دلایا جائے - اور خوب ذہن نشین کرایا جائے کہ اگر تو ایسا کریگا - تو
قانون وقت سے تیری مخالفت ہوگی - تو اس کرنے سے غالباً فریق
بادی اور باغی اپنی بغاوت کو چھوڑ کر رو بصلح ہو جائیگا - چنانچہ ان فیصلوں
کے بعد جن جگہوں میں فساد عظیم تھا - آج وہاں دونوں فریق بغل گیر
اور یکدل ہو کر ایک ہی مسجد میں اپنے اپنے طریق پر نماز ادا کرتے ہیں - میرٹھ
کی جامع مسجد اس نظیر کیلئے کافی ہے - ہاں اگر اس تفرقہ کی ابتدا احناف
اہلحدیث کیطرف سے ہوتی اور حنفیہ اس میں کامیاب ہوتے تو ہم اہلحدیث کو
اسی طرح ڈراتے - مگر آپکو معلوم ہے کہ بیزبان اہلحدیث تو کسی کلمہ گو کو اپنی
مسجدوں میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا کرتے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو -
افسوس ہے کہ ہمنے دیباچہ فتوحات میں مجملاً یہ جواب لکھدیا ہے تاہم معزز
دوست نے کتاب مذکور کو کراہت کی نظر سے دیکھا -
علاوہ اس کے معاف رکھئے - آپنے اتحاد اور اتفاق میں فرق
نہیں کیا - مسلمانوں میں اتفاق تو عادتاً ممکن ہے - مگر اتحاد ممکن نہیں اور
نہ کبھی ہوا - اتفاق تو یہ ہے کہ ہر ایک فریق اپنی خصوصیت کو قائم رکھکر دوسرے
فریق سے غرض مشترک میں کھلی پیشانی شریک ہو اور اس مشترک غرض کو ایسی
طرح نباہیں کہ معلوم نہ ہو کہ کونسا کون ہے کونسا کون چنانچہ آپ نے بھی ملاحظہ کیا

ahmadimuslim.de

تھا کہ ہمارے مشترک دوست خواجہ غلام الثقلین صاحب شیعہ کے لیکچر متعلقہ اصلاح رسوم اور ندوہ کے وفد کے جلسے کرانے میں آپ اور خاکسار کیسے ساعی تھے کہ ؎ من تن شدم تو جاں شدی کے مصداق ۔ ندوۃ العلماء کا مقصد بھی یہی ہے ۔ اسی لئے جماعت اہلحدیث سے ندوہ کی مخالفت نہ ہوئی ۔ اگر ہوئی تو حضرات حنفیہ ہی کی طرف سے ہوئی ۔ ہاں اتحاد یہ ہو کہ مسلمانوں میں کسی طرح کا اختلاف باقی نہ ہو جو ایک کا خیال اور مذہب کسی حکم کی فرضیت ۔ وجوب ۔ حرمت ۔ سنیت یا استحباب کی بابت ہو وہی کل دنیا کے مسلمانوں کا ہو پس اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو معاف رکھئے ؎ ایں خیال است و محال ست و جنوں

اور اگر شق اول یعنی مسلمانوں کا اتفاق چاہتے ہیں تو فتوحات اہلحدیث کو کیوں اس اتفاق کے مخالف جانتے ہیں ۔ حالانکہ ایک معنے سے رسالہ "فتوحات اہلحدیث" ایسے اتفاق میں خلل اندازی کو مانع ہے ۔ دوئم جبکہ اتفاق خود چاہتا ہے کہ ہر ایک فریق اپنی اپنی نوعیت قائم رکھکر صرف غرض مشترک میں شریک ہوں تو کیا جماعت اہلحدیث کا حق نہیں کہ وہ بھی اپنی نوعیت کو بحال رکھیں بحالیکہ وہ مظلوم بھی ہوں ۔ اڈیٹر صاحب ! آپ جیسے اہلحدیث علماء کے صحبت یافتہ بھی اہلحدیث سے ایسا سلوک کریں ۔ تو کیا افسوس کا مقام نہیں ؟ آہ ؎ جب نہوئے آشنا کوئی حقیقت آشنا ۔
فی الحقیقت بے حقیقت ہم نہوں تو کون ہو

دوسرے سوال کا جواب بھی مختصر یہ ہے کہ عدالتی فیصلے بیشک سچائی کی دلیل ہوتے ہیں جبکہ شریعت غراء کی تائید سے مؤید ہوں ۔ چونکہ یہ فیصلجات جو رسالہ فتوحات اہلحدیث میں درج ہیں (کہ اہلحدیث حنفیوں کی مسجدوں میں اپنے طریق پر نماز ادا کر سکتے ہیں) بالکل شریعت غراء کے مطابق ہیں ۔ اس لئے یہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ فیصلے حق بحق دار رسید کے مصداق ہیں ۔

ندوۃ العلماء کا وفد امرتسر میں

جناب مولانا شبلی صاحب ۔ شاہ محمد سلیمان صاحب مولانا شاہ نظام الدین صاحب ندوہ کی طرف سے بطور وفد امرتسر میں آئے ہیں ایک جلسہ اسلامیہ سکول میں زیر اہتمام انجمن اسلامیہ ہوا دوسرا زیر اہتمام انجمن نصرت السنہ متصل اہلحدیث کے ہوا ۔ حاضرین کی تعداد اچھی خاصی تھی ۔ چندہ بھی معقول ہوا ۔ مفصل آئندہ ۔

کیسا بھاری ٹیکس ہے

ہر ایک سلطنت میں حسب ضرورت ٹیکس ہوتے ہیں جو رعایا کی ثروت اور آمدنی کے لحاظ سے لگائے جاتے ہیں ۔ مگر قادیانی سلطنت کے ٹیکس جیسے سنگین ہیں روئے زمین کی کسی سلطنت کے نہونگے ۔ قادیانی کرشن جی نے اپنے شدادی بہشت کے لئے جو ٹیکس تجویز کئے ہیں ۔ وہ تو ہمارے ناظرین کسی گذشتہ نمبر اہلحدیث میں دیکھ چکے ہیں ۔ لیکن اس سے بعد جو ضروری ہدایات وصیت کنندگان یا داخل شدگان شدادی بہشت کے لئے تجویز ہوئی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ :-

جو اجاب کوئی جائداد نہیں رکھتے ۔ مگر آمدنی کی کوئی سبیل رکھتے ہیں ۔ وہ اپنی آمد کا کم از کم دسواں حصہ ماہوار انجمن (قادیان) کے سپرد کریں ۔"
(الحکم ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء)

کیا کہنے ہیں ۔ آخر شدادی بہشت میں جگہ لینی کوئی آسان کام تو نہیں ۔ بتلاؤ کسی شخص کی دس روپیہ ماہوار آمدنی ہو ۔ ایک بیوی ۔ دو تین بچے ۔ کنبہ داری کے علاوہ سفید پوشی ۔ پھر ساتھ ہی اسے شدادی بہشت کی ہوس ۔ تو وہ بیچارہ کمبختی کا مارا کیا کچھ نہ کر گذریگا ۔
مرزائیو ! کرشن بنتیو ! کیا اس حدیث کے یہی معنے ہیں ؟ جسمیں یہ لفظ بھی ہے ۔ یفیض المال (مسیح موعود مال لٹا دیگا) واہ تمہاری قسمت پھوٹی کہ تمکو مسیح بھی ملا تو ایسا کہ تمہارے ہی چمڑے اتاری ۔ گو کسی بہانہ سے سہی ہے ؎
تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل + کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

مرزا صاحب قادیانی اور پنڈت گرو ہاری لعل لاہوری

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو کچھ رمل یا جفر میں دخل ہے انہی علوم سے وہ مدد لیکر آئندہ کی پیشگوئیاں کرتے ہیں ۔ مگر ہم ابتدا ہی سے اس خیال سے مخالف ہیں ۔ آج اس مخالفت کی ایک دلیل ہم بیان کرتے ہیں ۔ ذرہ ہمارے مرزائی دوست غور سے سنیں ۔ آج ہم مرزا صاحب قادیانی کی ایک بڑی زبردست اور مستند پیشگوئی کو پنڈت گرو ہاری لعل منجم کی پیشگوئی سے مقابلہ کرکے دکھلاتے ہیں ۔ کہ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مرزا صاحب

تفسیر ثنائی
جلد اول ۱۲
" دوم ۱۲
" سوم ۱۲
" چہارم ۱۲
چاروں جلد یکجا
یکمشت خریدار
سے محصول
معاف ہے
منیجر اہلحدیث
امرتسر

ahmadimuslim.de

علم نجوم سے مدد لیتے ہیں۔ وہ بالکل غلط ہے بلکہ انکی مدد اور منبع فیض جو ہے وہ خود قرآن شریف ہی نے بتلایا ہے جو ہم بھی سنائینگے۔

پنڈت گردھاری لعل نے اپنی مشہور عالم جنتری میں ماہ فروری کے متعلق لکھا ہے :۔

ہوا زیادہ چلیگی۔ ۱۶-۲۱ و ۲۳ فروری کو آسمان ابر محیط اور بعض مقامات مثل لاہور جموں۔ امرتسر۔ پشاور میں خفیف بارش ہوگی۔ وغیرہ "

یہ پیشگوئی کیسی صاف صاف لفظوں میں مقید بقید تاریخ ہے۔ گو اس کے صدق میں اتنا شبہ ہے کہ ۱۶ فروری کے بجائے ۱۴ فروری کو خفیف اور ۱۶ اور ۲۱ کو شدید بارش ہوئی جس سے قرآن شریف کی تصدیق ہوتی ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ عِندَہٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ (اللہ ہی بارش اتارتا ہے اور وہی اس کے وقت کو بھی جانتا ہے) بہرحال جو کچھ ہوا ہم تو پنڈت جی کی صفائی بیان کی داد دیتے ہیں اور مانتے ہیں کہ واقعی اگر پیشگوئی ہو تو یہ ہے۔

اس کے مقابلہ میں ذرا کرشن بھگت کی بھی سنئے۔ یوں تو ماشاء اللہ آپ کی تمام پیشگوئیاں نور علی نور اور ظہور علی ظہور ہی ہوتی ہیں۔ مگر قریب کی ایک پیشگوئی کا مقابلہ مناسب ہوگا۔ آپ اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں :۔

پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے۔ وہ بہار کے دن ہونگے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اسکا یا اخیر کے دن جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پوری ہوئی۔ مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ جو بہار کا وقت ہوگا۔

یہاں تو بھلا بہار کے موسم ہی کو وسعت دے رہے ہیں لیکن دوسری تحریروں میں خیریت سے زلزلہ کو بھی وسیع معنے میں لیا ہے۔ فرماتے ہیں :۔

"مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ زلزلہ واقعی بھونچال ہوگا یا کوئی اور مصیبت ہوگی" (الوصیت)

بتلائیے ! اس مہمل کلام کو اس صریح بیان سے کیا نسبت ؟ مگر واہ رے مرزائیو ! شاباش تمکو کہ تم اتنی ہی پر قانع ہو کر خدا کی بہشت کے لئے دسواں اور پانچواں حصہ دینے کو تیار ہو جاتے ہو۔ آخر یہ بھی تو کم نہیں ؎

ایں کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باراں شد

پس جو لوگ جناب مرزا صاحب کی نسبت بدگمانی رکھتے ہیں۔ کہ آپ نجوم یا جفر میں کچھ دستگاہ رکھتے ہیں۔ ان کو شرمانا چاہیئے کہ نجومیوں کی پیشگوئیاں کیا ایسی ہی مہمل اور غیر مقید ہوتی ہیں (واہ)

اب سنئے ہم مرزا صاحب کے الہامات کی اصلیت بتلاتے ہیں کہ نہ تو انکے الہامات علم نجوم پر متفرع ہیں نہ علم جفر پر۔ بلکہ انکی بنا وہی ہے جو کلام اللہ شریف میں یہ ہے کہ۔ هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ عَلٰى مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيۡنُ ؕ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ۙ يُّلۡقُوۡنَ السَّمۡعَ وَاَكۡثَرُهُمۡ كٰذِبُوۡنَ۔ یعنی شیاطین ہمیشہ جھوٹے مفتریوں اور مجرموں پر آتا کرتے ہیں جو سنی سنائی باتیں ان تک پہونچاتے ہیں اور بہت سے جھوٹے ہوتے ہیں۔

مرزا صاحب کی پیشگوئیوں بلکہ معمولی گفتگو کے کذب میں کسی کو کیا شک ہے پیشگوئیوں کا حال تو رسالہ الہامات مرزا سے معلوم ہو سکتا ہے۔ معمولی دعووں اور کلام کا کذب اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل مرحوم کی بابت بہتان لگایا کہ انہوں نے آپ (خود بدولت) کے ساتھ اپنی کتابوں میں مباہلہ کیا ہے کہ جو ہم (مرزا صاحب اور مولویصاحبوں) میں سے جھوٹا ہو وہ پہلے مرے۔ چنانچہ وہ دونوں مر گئے۔ اس افترا اور کذب اور سراسر جعل نے مرزائی پنتھ پر وہ اثر کیا ہے کہ مرزائی عقل کے اندھے بلا سوچے سمجھے اندھا دھند اس مباہلہ کو نقل در نقل کرتے جاتے ہیں۔ اور اہلحدیث کیطرف توجہ نہیں کرتے کہ مدت مدید سے کہہ رہا ہے کہ مولوی صاحبوں کی کتابوں کا یہ مضمون دکھا دو اور مبلغ پانسو نقد لو۔ مگر کیا مجال کہ کوئی مرزائی دکھانے کا حوصلہ کرے ؎

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

مرزا جی کے یہی وہ اسرار ہیں جنکے افشا کرنے کا اہلحدیث کو خاص فخر حاصل ہے جسپر قادیان کا بے نور اخبار بدر ۱۶ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ

اہلحدیث میں کبھی کوئی لطیف مضمون تو ہوا نہیں البتہ عشقیہ اشعار کا ذخیرہ کر رکھا ہے "

ہاں صاحب ! لطیف مضمون مسیح موعود اور مہدی مسعود اور امام الزمان اور کیا نہیں کیا کی صحبت کے بغیر کہاں۔ آہ ؎

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہیں + نا سمجھ کہتا ہے ناصح ! تو نے کیا سمجھا ہمیں

ahmadimuslim.de

باقی بابت مورخہ ۱۶ کا جواب آئندہ دیا جاویگا جب وہ اپنے مضمون کو ختم کریگا۔ ناظرین ذرہ تامل فرماویں۔

آریہ سماجیوں کی نئی منطق

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اولٹا
ہم اولٹے بات اولٹی یار اولٹا۔

اونٹ سے کسی نے پوچھا تھا کہ تیری گردن کیوں ایسی ٹیڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یاروں کی اور کونسی کل سیدھی ہے یہی حال ہمارے سماجی دوستوں کا ہے۔ خیر یہ تو انکی ہر ایک ادا نرالی ہے۔

ناظرین آگاہ ہونگے کہ ہمارے دوست بابو عبدالعزیز (سابق جگدمبا پرشاد اپدیشک آریہ حال وارد دہلی۔ زینت محل) نے مسلمان ہو کر ایک رسالہ "ترک وید" لکھا۔ اس میں انہوں نے آریہ سماج کو چھوڑنے کی وجوہات لکھیں۔ بس اسپر آرین اخبارات کے کیمپ میں تو بم کا گولہ چل گیا۔ مگر خیر یہی کہ یہ انکار نہیں کرتے کہ بابو صاحب آریہ نہ تھے۔ کیونکہ انہوں نے آریہ سماجوں میں اپنی ملازمت کو متعدد سرٹیفکیٹ چھاپدیئے تھے۔ چنانچہ لاہور کے پرکالے اخبار "پرکاش" نے بھی ایک بڑا لمبا لیڈر آرٹیکل[1] بابو صاحب کے رسالہ "ترک وید" پر لکھا۔ اس سارے آرٹیکل کا جواب تو بابو صاحب موصوف ہی دینگے جنکا حق ہے مگر ہم آرین منطق کا نمونہ دکھانے کو دو ایک فقرے پرکاش جی کے نقل کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں:۔

(۱) لالہ جگدمبا پرشاد (شیخ عبدالعزیز) گوشت خوری کو اب بھی برا سمجھتے ہیں

(۲) مذہب اسلام میں داخل ہوتے ہوئے انہوں نے کافی تحقیقات کرلی ہے کہ اسلام کے اصولوں میں گوشت کھانا کوئی لازمی امر نہیں جسکی مرضی ہو کھاوے جسکی مرضی نہ ہو نہ کھاوے۔

(۳) لیکن سوال یہ ہے کہ کیا قرآن شریف میں گوشت کھانا ممنوع ہے۔ کیا کوئی بھی اہل اسلام گوشت کھانا حرام سمجھتا ہے؟ (۱۴ فروری صفحہ ۵ کالم ۲)

ناظرین! لالہ پرکاش جی کے یہ تینوں فقرے بغور پڑھیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ پہلا فقرہ دوسرے فقرے کی نقیض ہے اور تیسرا دوسرے کے برعکس۔ فقرہ اول میں آپنے دعویٰ کیا ہے کہ بابو عبدالعزیز گوشت کھانا برا جانتے ہیں۔ دوسرے میں خود ہی اسکی تردید ہے کہ جسکا جی چاہے کھائے۔ پھر ساتھ ہی اس کے کس جرأت اور بیباکی یا نادانی سے بابو صاحب پر سوال کرتے ہیں کہ بتلاؤ قرآن میں گوشت کھانا منع ہے؟ اور یہ بھی بتلاؤ کہ کوئی مسلمان گوشت کھانا حرام جانتا ہے؟

اللہ رے منطق دانی! جنکو حرام اور جائز میں بھی تمیز نہیں وہ بھی فلاسفر اور بی اے اور گریجوئیٹ اور کیا نہیں کیا بلکہ اسلام اور اہل اسلام کے علماء سے منہ ملاتے ہیں۔

لالہ جی! سنئے۔ حرام وہ کام ہوتا ہے جسکا کرنا صحیح نہو۔ اور جائز وہ ہوتا جسکا کرنا صحیح ہو۔ قانونی اصطلاح میں مثال چاہو تو سنو! چوری کرنا حرام ہے مگر بازاروں میں کھاتے اور گاتے پھرنا جائز ہے۔ ایک شخص یہ دعویٰ کرے کہ بازاروں میں کھاتے اور گاتے پھرنا قانون میں نہ تو لازمی ہے نہ منع ہے جسکا جی چاہے کھائے اور گائے تو کیا آسپر آپکو اعتراض کرنیکا حق حاصل ہے کہ دکھاؤ قانون کی کونسی کتاب میں لکھا ہے کہ بازاروں میں گاتے اور کھاتے پھرنا حرام یعنی منع ہے۔ واللہ اگر تم ایسا سوال کروگے۔ تو اسکا یہی جواب سنوگے کہ ؎

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے۔

ہاں یاد آیا کہ پرکاش کے اڈیٹر کو باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے یہ کیا سوجھی کہ بابو عبدالعزیز صاحب پر ایسا بے معنی سوال کیا۔ جسکا نہ سر ہے نہ پیر۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جسطرح بیٹے کے جسم پر باپ کے خون کا اثر ہوتا ہے۔ اسیطرح چیلوں اور مریدوں کے اخلاق پر منجملہ پیر اور گرو کے اخلاق اور عادات کا اثر پہونچتا ہے۔ ہندو گورو ن سیفاور سوامی دیانند جی بھی ایسے ہی کیا کرتے ہیں۔ جس نے آپکی عادت شریفہ کا مفصل ملاحظہ کرنا ہو وہ ہمارا رسالہ "سوامی دیانند کا علم و عقل" دیکھیے نمونہ کے طور پر ایک مثال یہاں بھی بتلاتے ہیں۔

قرآن شریف سورہ نحل میں ذکر ہے کہ مشرکین عرب فرشتوں کو خدا کی لڑکیاں بتلاتے ہیں۔ اس ذکر کے بعد اس خیال کی تردید بھی اسی جگہ کردی گئی ہے چنانچہ سوامی جی خود اس ذکر کو معہ تردید ان لفظوں میں نقل کرتے ہیں:۔

"یہ مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں۔ پاکی ہے اسکو"

(ستیارتھ طبع اول صفحہ ۷۰۶)

مطلب یہ کہ مشرک اللہ کے لئے بیٹیاں بتلاتے ہیں۔ اسکا رد یوں کیا گیا کہ سبحانہ یعنی خدا بیٹے بیٹیوں سے پاک ہے۔ باوجودیکہ قرآن شریف کی آیت

[1] یہ مضمون دراصل سماچار سے نقل ہے مگر ہم (اڈیٹر پرکاش) کا کہا ہے کیونکہ اڈیٹر پرکاش نے اسکو لیڈر میں لکھا ہے جو اڈیٹری کی قابلیت کی دلیل ہے۔ (اڈیٹر) اسکا آئندہ پرچہ میں نکلیگا۔ انشاءاللہ (اڈیٹر)

چودھویں صدی کا مسیح
مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری
بطرز ناول نہایت دلچسپ
صفحات ۱۲۵
قیمت مجلد ۱۰/
منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

میں صاف صاف اس خیال کی تردید بھی کردی گئی۔ تاہم سوامی جی مسلمانوں پر اور اسلام اور قرآن پر اعتراض کرتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ:۔

اللہ بیٹیوں سے کیا کریگا؟ بیٹیاں تو کسی آدمی کو چاہئیں۔ بیٹے کیوں نہیں مقرر کئے جاتے؟ اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں اسکا کیا باعث ہے؟ بتلاؤ؟

(ستیارتھ۔ صفحہ ۰۰۰)

ناظرین اور سماجک پبلک ہی تبلائیں کہ سوامی جی کے اس سوال کا جواب ہماری ذمہ ہے۔ یا عرب کے مشرکوں کے ذمہ؟ اور یہ بھی تبلادیں کہ اڈیٹر صاحب کا سوال بابو عبدالعزیز صاحب سے اسی قسم کا ہے یا نہ جو سوامی جی نے قرآن شریف پر کیا ہے؟ اس کے بعد پھر حافظ شیرازی مرحوم کے شعر کی (کسیقدر ترمیم سے) تصدیق کریں ؎

نامردیاں ز دو بسوئے صبح چوں آریم چوں

زو بسوئے فتنہ و پیکار دار و پیر را۔

آریوں کی خوش بیانی

یوں تو تمام ہندوستان کو ہمارے دیانندی دوستوں کی خوش بیانی اور نرم کلامی کا تب ہی یقین ہے جب سے ستیارتھ پرکاش اردو میں ہو کر عام پھیلائی گئی ہے جسمیں اہل مذاہب کو تین سو گالیاں دی ہیں جنکی کسی قدر فہرست ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث کے علاوہ تغلیب الاسلام جلد دوم میں دی گئی ہے مگر آج ہم ایک سماجی اخبار کی درفشانی خاص اسی کے الفاظ میں نقل کر کے آریہ سماج کے لیڈروں کو توجہ دلاتے ہیں کہ کیا ایسی بدزبانی سے آپ دیش کی ترقی وملک کی بہتری کروگے؟ شرم!

آگرہ کے اخبار مسافر کی سنئے! آپ فرماتے ہیں:۔

فضیلت کی ڈیمچی | چونکہ ہمارے دوست میاں ثناء اللہ اڈیٹر اخبار اہلحدیث نے مضمون دیکھنوں کے لائق ومعزز نامہ نگار رسالہ آریہ مسافر جالندہر کے جواب باصواب ہاری آکر اور مسلمانوں میں بہت سنسکرت دان عالم وفاضل ہیں لکھ کر جواب معقول سے اپنے کو مجہول پاکر میدان نبرد آزمائی علمی سے اپنی لاچاری دکھلا کر یہ تقلید خیرالماکرین وہی اپنا پرانا چال چلایا۔ انہو نکا یہ

مسلمانان وعقاید قرآنی کو عمل میں لاکر بے سود اپنی زشت کرداری پر بھکو بھی ہنسایا ہے۔ معزز نامہ نگار پہ اپنے سفلانہ خیالات کی گوہر فشانی کرتے ہوئے۔ اپنی خورد بینی سے خارزار کیسے میں قدم دہرتے ہوئے اہلیت سے اغماض کر کے معنی تقدس وغیرہ الفاظ کے پیچ میں پڑکر بہت ہی چہٹ پٹاتا ہے۔ جیسے شاعر نے آپکو یہ سنایا ہے ؎

بند تہمت ہوا اسے مفلوی سکار کا

پڑگیا پہندا گلے میں حلقہ و دستار کا

اسپر طرہ یہ کہ با وجود فضیلت جامہ مسافر سے بھی دو چلاتا ہے۔ اپنے پانے رقیب ہماشے دہرمپال کو جہاں ایکطرف بدزبانی سے بدنام بتلاتا ہے پھر بابا ندرمازی کا الہام لگاکر عبارت منشیانہ سے ناآشنائی روشنی کا شیدا الفاظ جنون پر غلطی کا الزام لاتا ہے۔ بہ سچ ہے کہ یہ ایک ادنی اہلحدیث خوان کی فضل تقصیر ہے لہذا مسافر کو فی المال اسکی تشریح میں تاخیر ہے۔ اور دم در ادمیاں سے جو فضیلت کی ڈیمچی لٹکائے پھرتا ہے اول دریافت کیا جاتا ہے کہ تاہنوز کے غلط ثابت کر نہیں دلائل علمی لائیے۔ اپنے خلف الرشید جی خیرالماکرین کی ادا منتظر ہیں کہ کس طرح داو گھات چلاتا ہے۔ عیاران عرب گرے سبقت لیجاتا ہے۔ بصورت عدم پیروی دعویٰ بلاثبوت خارج ہوجائیگا دم دماز دم کا کر اللہ ورا سمجھا جائیگا۔ ۲۴ جنوری

خدارا کوئی آریہ سماجی اتنا تو بتلادو کہ مہاشہ جی کہتے کیا ہیں؟ اور کس بات کا جواب دیتے ہیں اور کیا دیتے ہیں۔ ہم تبلاتے ہیں کہ رسالہ آریہ مسافر میں کسی نامہ نگار نے لکھا تھا کہ مسلمانوں کے مولوی علم سنسکرت سے بیخبر ہیں تو ویدوں پر کیوں معترض ہوتے ہیں جسکا جواب اہلحدیث مورخہ ۰۰ میں دیا گیا تھا کہ مولوی لوگ تو بہلا سنسکرت سے بیخبر ہوکر اردو ترجموں سے کام چلاکر مجرم ہیں لیکن دیانندی اور خود دیانند جی کونسے عربی کے عالم فاضل اور یونیورسٹی کے اورنٹیل کالج کے ڈگری یافتہ تھے جو قرآن شریف پر معترض ہوئے؟ خیریت سے آپ اسکا جواب دیتے لگے ہیں مگر واہ جی کیا کہنے ہیں۔ سماجیو تم بھی کیسے خوش قسمت ہو کہ ایسے ایسے ودوان تمہارے

ahmadimuslim.de

لیڈر اور رہبر ہیں وا افسوس سے

گل گئے گلشن گئے جنگل دھتورے رہ گئے
اٹھ گئے دانا جہاں سے بیوقوف رہ گئے

گورنمنٹ پنجاب نے

۱۹۰۵ء کے نقصان کپاس سے تجربہ حاصل کرکے ایک مفید اشتہار کے ذریعہ سے زمینداروں کو مطلع کیا ہے کہ کپاس کو سونڈیوں سے بچانے کے لئے بھنڈی کے پودے کپاس کے کھیت کے قریب لگائیں۔ کپاس کی سونڈیوں کی خوراک بھنڈی کا پودا بھی ہے اواخر جولائی کے اوائل میں وہ پودے جلادیں۔ تو کپاس نقصان سے محفوظ رہیگی۔ یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ اس سال کپاس زیادہ رقبہ میں نہ بوئی جائے۔

وکیل اور تغلیب الاسلام

ہمارے معزز دوست اڈیٹر وکیل نے تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام پر بھی ریویو کیا ہے جسکی بابت وہ شکریہ کے مستحق ہیں مگر ایک چبھتا سا اعتراض بھی کیا ہے کہ اکثر جگہ متانت کے خلاف عبارت ہے جو ایسے فاضل مصنف کی شان کے خلاف ہے۔ بیشک ہم جانتے ہیں کہ جو طریق ہم نے تغلیب الاسلام میں برتا ہے۔ وہ طریق وہ نہیں ہے جو سابق میں ہم خود برتا کرتے تھے۔ لیکن اس تبدیلی کا جواب خود کتاب کے اندر ہی کسی حاشیہ پر دیا گیا ہے۔ کہ جسطرح جادوگروں کے مقابلہ کے لئے جادو کا سیکھنا علماء نے جائز لکھا ہے۔ اسی طرح ہم بھی پھکڑباز آریہ کے مقابلہ کے لئے اس طریق کے اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ آریہ سماجی مصنف اب دلیل بازی سے عاجز آکر پھکڑ بازی سے اسلام پر فتح پانی چاہتے ہیں۔ اس لئے بحکم اَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مجبوراً یہ طریق اختیار کرنا پڑا سے

اہل معنی کو ہے لازم سخن آرائی بھی
بزم میں اہل نظر بھی ہیں تماشائی بھی

ماہ محرم اور تعزیہ

از شیخ احمد اللہ صاحب ازہر دہلی

بعد نماز عید اضحی اور فراغ سے مہلت اچھا خیال آیا کہ بیرونی حجاب کے اچھا سے بھی عید منا ایک لازمی امر ہے گو جسمانی نہو روحانی سہی۔ فوراً دل سے کہا کہ ہاں خیال تو اچھا ہے لیکن یہ تو بتلا کہ بیرونی اچھا کے لئے تحفہ کیا تجویز کیا ہے (خوب ہی) جواب دیا کہ ماہ محرم قریب ہے اسکے فضائل تحریر کر اور اسمیں جو کچھ ممنوعات شرعیہ اور مکروہات قبیحہ مسلمان بہائی کرتے ہیں۔ انکی برائیاں قرآن و حدیث سے بیان کر۔ شاید تیرا یہ تحفہ قبول ہوکر باعث سعادت دارین ہو۔

پس اے محبان شریعت محمدیہ اور اے عاشقان سنت نبویہ گوش حق نیوش سے سنو کہ فضائل ماہ محرم کے اسقدر ہیں جنکا تحریر کرنا مجھ ناچیز سے قطعاً غیر ممکن ہے۔ اسلئے حسب لیاقت مختصراً تحریر کرتا ہوں۔ لاریب یہ محرم وہ مہینہ ہے جسمیں یہ عالم عالم عدم سے وجود میں آیا تھا۔ اور پھر اسی ماہ میں جامہ عدمیت کو زیب تن کریگا۔ آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اکرموا شهر الله المحرم فمن اكرم المحرم اكرمه الله بالجنة فانجاه من النار یعنی محرم اللہ کا مہینہ ہے اسکی بندگی کرو جس نے اسکی بندگی کی اللہ جل شانہ اسکو جنت میں اعلی درجہ دیگا۔ اور آتش دوزخ سے بچا دیگا۔ مہینہ کی بندگی یہی ہے کہ تمام مکروہات شرعیہ سے احتراز و اجتناب کیا جائے اور حق جل شانہ کی خوشنودی اور اپنی بہتری کیواسطے کفر و شرک وغیرہ بد اعمال سے توبہ کرکے امور شرعیہ کو معمول بنایا جاوے حتی الامکان مالی و بدنی عبادات میں سے ہی بچے اگر دن کو صایم رہو تو رات کو قایم رہو۔ اس ماہ میں عبادت و ریاضت کرنیوالوں کے بڑے بڑے درجہ ہونگے۔ اس ماہ میں عبادت کرنیکا انتہا اجر و ثواب احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ فرمایا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب روزوں سے بہتر روزے بعد رمضان شریف کے محرم کے روزے ہیں اور بعد فرضوں کے احسن الصلوۃ محرم کی نماز ہے۔ اکا ایک جگہ فرمایا

ل گو مکروہات شرعیہ سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ لیکن چونکہ یہ مہینہ بزرگ مانا گیا ہے۔ اسمیں نیک اعمال کا ثواب کثیر ہے۔ اسی طرح بد افعال کا عذاب بھی بہت ہے۔ اس لئے ایسا کہا گیا کہ اگر ہمیشہ تم بد افعال میں مبتلا رہتے ہو۔ تو اسمیں تو بچو ۱۲

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام مجلد مجموعہ (دو اڑھائی سو صفحہ)
جلد اول ۵ر
" دوم ۶ر
" سوم ۵ر
تینوں جلدیں یکجا خریدار سے محصول معاف۔
مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

من صام اٰخر یوم ذی الحجۃ واول یوم من المحرم فکانما صام الدھر کلہ و
غفر لہ ذنوب ستین سنۃ جس نے روزہ رکھا آخر تاریخ ذی الحجہ اور محرم
کی پہلی تاریخ کو گویا اس نے سال بھر تک روزے رکھے۔ ساٹھ برس کے
گناہوں کا کفارہ ہوا۔ اللہ الصمد! دوسری جگہ فرمایا من صام اول یوم المحرم
یعنی جس نے روزہ رکھا پہلی دوسری اور پچھلی تاریخ محرم کو اللہ تعالیٰ جنت
میں اس کیواسطے تین شہر بناتا ہے اور ہر شہر میں تین تین قصر اور ہر قصر میں تیس
تیس دالان اور ہر دالان میں اشجار و انہار اور گاؤ تکیہ تخت حوریں و غلمان
و طفل وغیرہ گوناگوں نعما مہیا کرتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے۔ من صام عشر
ایام من اول المحرم فکانما عبد اللہ عشر الاف قام لیالھا و صام نھارھا
جسنے دس روزے محرم کے پہلے عشرہ میں رکھے اسکے واسطے اتنا ثواب ہے کہ گویا
دس ہزار برس ایسی عبادت الٰہی کی دنکو روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا۔ اللہ اکبر
کہاں تک تحریر کروں۔ ایک جگہ آقائے نامدار محمد رسول اللہ نے فرمایا ہے جو
کوئی روزہ رکھے عاشورہ کے حق تعالیٰ شانہ اس کیواسطے ساٹھ برس کی عبادت
کا ثواب لکھتا ہے جیسے دن کو روزہ رکھا ہو اور رات کو قیام کیا ہو واللہ غور کا
مقام ہے فرمان ہے کہ اگر مومن زمین بھر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے تب بھی
عاشورا کی فضیلت کو نہ پاویگا۔ اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے کھولدئے
جاتے ہیں۔ جس سے چاہے داخل ہو۔ من صام یوم عاشوراء لم تمسہ النار
جس نے عاشورا کا روزہ رکھا اسکو آتش دوزخ نہیں چھوئیگی۔ جل جلالہ۔ کیا
شان ہے روز عاشورا کی۔ خوشا نصیب اس کے جو محرم یا عشرہ محرم بالخصوص
یوم عاشورہ کو صائم النہار و قائم اللیل ہو۔ مگر تف ہے ہماری حالت پر اور
لعنت ہے ہمارے خیال و اعمال پر مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب کے ہم
مصداق ہیں۔ جو لغویات و خرافات دوسرے مہینوں میں نہیں کرتے ہیں وہ اس
مہینہ خصوصاً عشرہ اول و عاشورا کو کرتے ہیں افسوس۔ گویا احکام ربی سے
ہمکو ضد قلبی ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ اس عدول حکمی کا مزہ بہت عمدہ اور اچھا
چکھوگے۔ دوستو! اصل حقیقت یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں خوف خدا نہیں ہے
اگر شمہ برابر بھی ہوتا تو ہم اپنی حالت پر ضرور غور کرتے اور سوچتے کہ ہم کو کیا
کرنا چاہئے اور کیا کر رہے ہیں ہمکو حکم کیا ہے ہم کیوں پیدا ہوئے ہیں۔ آیا ہمارے متعلق
کوئی احکام ہیں یا یونہی فضول ہماری پیدائش ہے۔ وہاں تو ارشاد ہے وَمَا
خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اور ہم نے نہیں پیدا کیا جن و انس کو مگر
اپنی عبادت کیواسطے۔ دوسری جگہ یوں فرمایا ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ
عَبَثًا کیا تم نے سمجھ لیا کہ ہم نے تم کو عبث پیدا کیا ہے! ہرگز نہیں، مگر
یہاں کیا ہے عبادت خدا سے غافل۔ پیر پرستی۔ فقیر پرستی۔ مدار و سالار پرستی
میں مست۔ جھنڈوں چھڑیوں تعزیوں چبوتروں قبروں وغیرہ پر پھیریں لگاتے
پھرتے ہیں۔ خدا کو بھولے سے بھی نہیں یاد کرتے۔ جو سب کا داتا سب کا والی
سب کا مولیٰ واحد فی الذات و واحد فی الصفات ہے۔ گو نماز جمعہ یا عیدین
میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تیری ہی پوجا کرتے ہیں اور تجھ ہی سے
مدد چاہتے ہیں، ضرور ہی کہتے ہیں۔ لیکن کچھ نہیں شب و روز غیر خدا سے
طالب امداد ہیں خصوصاً محرم آیا اور تعزیہ پرستی کی بازار گرم ہوئی۔ عبادت
ہے تو یہی ہے۔ ریاضت ہے تو یہی ہے۔ ماہ محرم اور عشرہ محرم کی عزت و عظمت
ہے تو یہی ہے۔ آلات حرب پٹا بانا بھری گدکا وغیرہ نکلو پڑے ہر طرف شیطانی
غول نظر آنے لگے جدھر جسطرف نگاہ اٹھا کر دیکھو وہی کاغذ و ابرک بانس
دلدل وغیرہ دوشوں پر سوار ہے۔ خود ساختہ و پرداختہ پر ہر فرد بشر نثار ہے۔ ایوڑی
کوڑی چہرا چہر گر رہی ہے ہر سو سے رول ہال ڈھول وہال کی صدا
آرہی ہے کوئی گلا پھاڑ رہا ہے۔ کوئی سینہ کوٹ رہا ہے اگر ایک طرف سے
حسن یا حسین کی صدا آرہی ہے تو دوسری طرف سے یک نعرہ حیدری یا حسین
کی آواز سنائی دیتی ہے (نعوذ باللہ) اذان ہو رہی ہے تو کچھ پرواہ نہیں، نماز
قضا ہو رہی ہے تو کچھ خوف نہیں۔ خلاف شریعت ہے تو کوئی ڈر نہیں۔ کفر و
شرک ہے تو کوئی کھٹکا نہیں اسراف و تبذیر ہے تو کوئی شنکا نہیں۔ بجائے
نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے اور یاد خدا کرنے کے نوحہ ہے سینہ کوبی ہے غش
طاری ہے لیکن وہی مشرکانہ آواز حسن یا حسین یک نعرہ حیدری یا حسین زبان
سے جاری ہے۔ سر بازار توہین اہلبیت و ازواج مطہرات کر رہے ہیں کچھ
شرم نہیں کچھ حیا نہیں۔ ہاں اگر کوئی کہدے کہ بھائی ذرہ اپنی والدہ شریفہ
اور ہمشیرہ عزیزہ کا مرثیہ تو اسطرح نام بنام بازار میں سنا دیجئے۔ پھر دیکھئے
کیسا کودتے اچھلتے ہیں۔ کیسا انگرکھی کا ناچ ناچتے ہیں اور کیسے لال پیلے

۱ خوب یاد رکھو کہ وقت مردن اور بعد مردن بھی بوقت منکر نکیر بجائے کلمہ
شہادت کے وہی الفاظ زبان سے نکلینگے جن کی مشق اس عالم میں
کی ہوگی۔ اس لئے مناسب ہے کہ کفریہ الفاظ سے جلد توبہ کرو اور اللہ
اللہ رٹا کرو ۱۲

۱ یہ حدیثیں کہاں سے لائے ہو؟ محرم کی ۹-۱۰ تاریخوں کے روزے آئے ہیں۔ ایڈیٹر

ahmadimuslim.de

انہیں دکھلاتے ہیں مگر افسوس ازواج مطہرات خاندان نبوت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قصص سناتے ہو کو اتنی بھی شرم نہیں آتی ہو افسوس اسپر دعوی محبت اہلبیت. لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ تف ہے ایسی محبت پر اور لعنت ہے ایسے عزو عظمت پر۔ مسلمانو! ہوش میں آؤ۔ بیدار ہو کس خواب شیریں میں ہو تمہاری یہ تعزیہ داری تو سراسر یزید کی نقل ہے فرق اتنا ہے کہ اُس نے صرف ایک بار سر مبارک کو بازار میں گشت کرایا تھا اور تم ہر سال نقل بنا کر لاتے ہو۔ وہاں اگر حقیقی سر تھا تو یہاں مصنوعی و نقل قبر ہے ۔ بتلاؤ تم میں اور یزید میں کیا فرق رہا۔ بظاہر تو تمہارا رتبہ اُس سے زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ تو ایکدفعہ اس ناشائستہ حرکت کا مرتکب ہوا تھا۔ تم ہر سال بلکہ سال میں دو مرتبہ اسکا ارتکاب کرتے ہو۔ تمہارے ہی حق میں کسی نے کہا ہے۔

وہ تو ایک دن کر گئے تم بعد سال ۔۔۔ آنکھ فعلوں کی دکھاتے ہو مثال
سچ کہو غالب ہیں نائب یا غیب ۔۔۔ ہو یزید رو سیاہ کے تم رقیب

ہا۔ افسوس۔ تمہارا نمبر یزید سے زیادہ۔ شرم کرو شرم۔ درحقیقت توہین اہلبیت و ازواج مطہرات میں یزید نے ہرگز ہرگز اتنا غلو نہیں کیا تھا۔ جتنا تم کرتے ہو اور جلدی توبہ کرو۔ ان لغویات و خرافات کو چھوڑو اور خوب یاد رکھو کہ تعزیہ بوجوہات ذیل فی النار والسقر ہے۔

علہ شریعت محمدیہ اور خیر القرون سے اسکی اصلیت ثابت نہیں بلا اختلاف کسی فرقہ کے یہ بدعت ہو اور بدعت کی بُرائی جسقدر ہو اسکو بیان کیواسطے ایک جدا دفتر چاہیئے۔ مختصر یہ کہ فرمایا ہمارے شفیع ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من احدث فی امرنا ما لیس منہ فھو رد جسنے نکالی ہمارے دین میں کوئی نئی چیز جو اسمیں نہیں تو وہ چیز باطل و مردود ہے۔ دوسری جگہ فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار تمام بدعتیں گمراہی ہیں اور تمام گمراہی آگ میں۔ ان ہر دو احادیث سے معلوم ہوا کہ بدعت مردود و گمراہی ہے اور اسکا مرتکب دوزخی۔

علہ یہ تعزیہ داری بعینہ جنم کنہیا کے مشابہ ہے جسطرح اہل ہنود سال بعد کرتے ہیں اسیطرح تم بھی سال بعد تعزیہ نکالتے ہو لہذا الحکم من تشبہ بقوم فھو منھم قابل رد ہے۔ ہاں اگر روز قیامت کفار کی ہمراہی چاہتے ہو تو تمہاری خوشی۔

علہ یہ سیدنا امام حسن و حسین رضوان اللہ علیہم کی سراسر توہین ہو کہ تم نے انکو کاغذ وابرک وغیرہ سے تعبیر کیا۔ یاد رکھو کہ مقربان ایزدی کی بے ادبی جہنم کی کنجی ہے۔

علہ یہ شرک ہی کیونکہ صدہا ہزارہا آدمی اسکو سجدہ کرتے اُس سے استمداد چاہتے ہیں اسکی منت مانتے ہیں اس سے دعائیں کرتے ہیں۔ اسمیں طرح طرح کی عرضیاں لٹکاتے ہیں۔ اسکے نیچے نکلنا باعث اجر و ثواب جانتے ہیں اور یہ سب اقسام شرک میں داخل ہے کیونکہ خدا نہ صرف واحد فی الذات ہے بلکہ وہ واحد فی الصفات بھی ہے جیسطرح اسکی ذات میں کوئی ساجھی و شریک نہیں ہے اسی طرح اسکی صفات بھی بے مثل و قدیم ہیں۔ اُس کے صفات میں کسی کو شریک کرنا اسکے سوا کسی غیر پیر و ولی و قطب کیسے تعزیہ وغیرہ سے استمداد چاہنا۔ دعائیں مانگنا قطعاً شرک ہے اور اسکا مرتکب بحکم دانہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماواہ النار ابدی جہنمی ہے۔

خبر قرآن میں ہے یہ محقق ۔ نہ بخشیگا خدا مشرک کو مطلق
خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا ۔ یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

عہ اگر صرف اسکو دل بہلاوہ مانا جاوے جیسا کہ بعض لوگ کہا کرتے ہیں تو کچھ شک نہیں کہ یہ ایک فضول کام بزرگان دین کی اہانت کے علاوہ دین کو کھیل کود بنانا ہے جو بحکم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ۔ باعث عذاب دردناک ہے نیز بحکم أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا تمکو خدا نے عبث اور فضول نہیں پیدا کیا ہے جو تم فضول کام کرتے ہو۔ اسکا مٹانا اور اسکو نیست و نابود کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

عہ یہ تعزیہ داری بت پرستی بھی ہے۔ کیونکہ جس طرح اہل ہنود بتوں پر ہار پھول لڈو کوڑی گنا وغیرہ چڑھاتے ہیں اسی طرح اکثر مسلمان تعزیہ پر اشیاء مذکور چڑھاتے ہیں نیز اکثر ہنود بھی مثل دیگر بتوں کے اسکو بھی پوجتے ہیں اسپر چڑھاوا چڑھاتے ہیں منتیں مانتے ہیں حال یہ کہ جو کچھ اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہی تعزیہ سے بھی کرتے ہیں لہذا تعزیہ پرستی اور بت پرستی میں کچھ فرق نہیں ہے اور یہ تعزیہ ہی بت ہی کیونکہ بت کی تین قسمیں ہیں۔ نصب۔ صنم۔ وثن۔ نصب تو وہ بت ہے جو کسی مقام پر جما ہو۔ مثلاً قبر۔ جھنڈا اور درخت وغیرہ اور صنم اُس بت کو کہتے ہیں جو کسی کی صورت ہو کسی مہ جبین کی صورت ہو۔ وثن اُس بت کا نام ہے جو کسی مقام پر جما نہ ہو کسی کی صورت نہ ہو ہر جگہ جا آسکے جیسے تعزیہ وغیرہ پس اسلام جو کہ بت شکن ہے نہ بت پرست اہلِ اسکو مٹانا چاہیئے بغیب یاد رکھو کہ بت پرستی کفر ہے اور کفر کافروں کا فعل ہے مسلمانوں کو اس سے احتراز لازم ہے۔

عہ یہ تعزیہ روضہ کی نقل ہے اور اس میں مصنوعی قبریں ہوتی ہیں۔

سرکوب بدعت
مسائل بدعیہ کی تردید اور شادی بیاہ کی رسومات اور نیوگی آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کار آمد ہے
قیمت ۱ر
منیجر اہلحدیث امرتسر

مصنوعی قبریں بنانا۔ اور ایسی قبروں کی زیارت کرنا بہت ہی برا ہے احادیث ذیل ملاحظہ ہوں۔ فرمایا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے من زار قبرا بلا مقبور فکانما عبد الصنم جو کوئی زیارت کرے ایسی قبر کی جسمیں مردہ نہو تو گویا اُس نے بت پرستی کی (۲) من زار قبرا بلا میت فھو کافر جو زیارت کرے ایسی قبر کی جسمیں مردہ نہو تو وہ کافر ہے (۳) من زار بلا مزار فھو ملعون جو زیارت کرے بلا مردہ قبر کی وہ ملعون ہے (۴) من زار قبرا بلا مزار فقد ضل واضل جس نے زیارت کی قبر کی جسمیں مردہ نہیں ہے تو وہ گمراہ ہوا اور اُس نے دوسروں کو گمراہ کیا۔ لہذا بروئے احادیث مذکور تعزیہ داری کو نیست و نابود کرنا ایک لازمی امر ہے کیونکہ اس کے نقل روضہ یا مصنوعی قبر ہونے میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہے۔ اور مصنوعی قبر کی زیارت کفر ہے۔ اور کفار کی جگہ جہنم ہے۔

ؔ۸ نوحہ کرنا مرثیہ پڑہنا چیخنا چلانا سینہ کوٹنا خود مکروہ و ممنوع ہے باحادیث ذیل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوۃ الجاھلیۃ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے ہماری جماعت سے وہ شخص جو تماچے مارے اور گریبان پھاڑے اور پکارے جاہلیت کا پکارنا۔ دوسری جگہ فرمایا انا بریٔ ممن حلق وصلق وخرق میں اُس سے بیزار ہوں جو سر کے بال نوچے اور آواز سے روئے اور گریبان پھاڑے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ نوحہ کرنیوالے اور گانیوالے پر فرشتہ مغفرت نہیں چاہتے ہیں۔ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المراثی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے۔ صحیح حدیث موجود ہے پس ان احادیث سے چیخنے چلانے سینہ کوبی۔ مرثیہ پڑہنے وغیرہ کی حرمت ظاہر ہے اور یہ سب لوازمات تعزیہ سے ہیں۔ لہذا تعزیہ کا نیست کرنا ضروری ہے۔

ؔ۹ تعزیوں میں باجا بجاتے ہیں۔ ماتم کرتے ہیں اور باجا بجانا خود حرام ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ آقائے نامدار محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ان اللہ تعالی حرم الخمر والمیسر والکوبۃ بیشک اللہ تعالی نے حرام کی شراب اور جوا اور ڈہول ڈہولک وغیرہ باجے۔ لہذا تعزیہ داری کو چھوڑنا چاہئے۔

ؔ۱۰ یہ تعزیہ داری باعث ترک عبادات بھی ہے۔ بسا اوقات دیکھا گیا کہ لوگ مرثیوں وغیرہ کے پڑہنے میں مشغول رہیں نمازیں قضا ہو رہی ہیں لیکن کچھ پرواہ نہیں جسکی بابت ارشاد ہے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جس نے قصداً نماز ترک کی وہ کافر ہے پس اسکو مٹانا ایک ضروری کام ہے۔

ؔ۱۱ چونکہ تعزیہ داری کفر و شرک ہے لہذا اُس میں صدہا اور ہزارہا روپیہ خرچ کرنا فضول خرچی ہے۔ اور روپیہ پیسہ کے فضول خرچ کرنے والے اور بیجا صرف کرنیوالے بحکم اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ شیطان کے بھائی ہیں برادران شیطان کی جگہ کون؟ کچھ شک نہیں النار والسقر ہے ایک جگہ فرمان ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ اللہ جلشانہ فضول خرچ کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فضول خرچنے والے شیطان کے دوست اور اللہ کے دشمن ہیں اور دشمنان خدا کی جگہ ظاہر ہے۔ پس اے محبان شریعت اس رسم تعزیہ داری کو اس عالم سے نیست و نابود کرو اسکی برائیاں تم نے سن لیں اس کے نقصانات تمکو معلوم ہو گئے اسکی تمام شقیں کفر و شرک یا حرام و مکروہ ہیں کوئی شق ایسی نہیں ہے جس سے یہ جائز بھی ہو سکے۔ ہاں بعض حضرات کہدیا کرتے ہیں کہ اسمیں اسلام کی شان نظر آتی ہے جو سراسر نادانی و حمق پر مبنی ہے جسمیں کفر و شرک ہے جسکی وجہ سے اسلام بلکہ اہل اسلام پر بت پرستی کا الزام لگے۔ مخالفین بات بات میں مسلمانوں کو ملزم گردانیں کہ تم بھی تعزیہ پرستی کرتے ہو۔ پس خیال کرنیکا مقام ہے کہ یہ اسلام کی شان نظر آتی ہے یا توہین ہوتی ہے اگر ایسا ہی اسلام کی شان دکھلانا منظور ہے تو اس رسم تعزیہ داری کو مٹا کر جو روپیہ اس کفر و شرک میں خرچ کرتے ہو اور اخوان الشیاطین کا خطاب لیتے ہو۔ اُس سے ہر قصبہ و ضلع وغیرہ میں سالانہ جلسے قائم کرو علماء دین کو بلاؤ وعظ کہلاؤ پھر دیکھو اسلام کی کیسی کچھ شان نظر آتی ہے نہ کفر ہے نہ شرک ہے بلکہ ہم خرما و ہم ثواب ہے۔

پس بہت جلد اس خرافات و لغویات سے باز آؤ۔ ماہ محرم کی بزرگی کرو۔ مالی و بدنی عبادت کر کے مدارج علیا حاصل کرو اور ڈرو اُس دن سے کہ جبدن کوئی کسی کے کام نہ آویگا۔ اور وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ کا سماں ہوگا کسی حاکم مجازی کا پتہ نہوگا للہ الواحد القہار کا نقارہ بجتا ہوگا۔ ہماری تمہاری اعمالنامہ جو کراماً کاتبین دوشوں پر سوار علیکم و کاسب تحریر کر رہے ہیں پیش ہونگے۔ پھر یاد رکھو کہ جنکے اعمال اچھے نکلے تو مزے کرینگے انکے واسطے حکم ہوگا فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ اور جنکے اعمال بُرے نکلے بدعتی ثابت ہوئے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے حوض کوثر سے دُتکار دینگے۔ اور انکا ٹھکانا بجز جہنم کے اور کہیں نہوگا۔ لہذا اے دوستو ہمارا جو کام تھا ہم کر چکے ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے ؎

مراد ما نصیحت بود و گفتیم ٭ حوالت با خدا کردیم و رفتیم

ؔ۱۲ دوستو! اس رسم تعزیہ داری کا مٹانا بحکم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ ہم مسلمانوں پر فرض ہے۔

بھی دوستوں سے عرض ہے کہ اس مضمون کو عام و خاص مسلمانوں کو سنائیں اور اپنی اپنی محلہ کی مسجدوں میں جمعہ کے دن بلند آواز سے پڑہیں شاید اچھا اثر ہو۔ اگر قبول افتد زہے عز و شرف)۔ اڈیٹر مضمون ہذا کی ضروری اور طویل ہونے کے باعث فتوے نہیں درج ہو سکے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں آریوں سے مباحثہ } ۲۴- فروری کو امرتسر میں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تھا۔ جس میں دو گھنٹے مباحثہ کے لئے۔ پہلے تو صرف مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ہی مباحثہ کیا کرتے تھے۔ مگر اب کی دفعہ آریوں نے کہا کہ ہر قوم اور ہر ایک شخص کے لئے یہ وقت ہے۔ اسلئے ایک سکھ ایک سادھو اور چار مسلمانوں پر دو گھنٹے تقسیم ہوئے۔ پہلے سکھوں نے ہوّن پر سوال کیا۔ کہ یہ آتش پرستی ہے کیونکہ آگ جلا کر اگنی (آگ) سے مراد مانگی جاتی ہے۔ آریوں کی طرف سے جواب دینے کو ماسٹر آتمارام جی تھے جواب ملا کہ اگنی سے مراد خدا ہے۔ اس کے بعد حکیم غلام رسول صاحب امرتسری اٹھے۔ سوال کیا کہ آریوں کے اصول کے مطابق جب خدا ہمہ اُمّ ایک جگہ ہے تو یہ اجسام خدا کے عین ہیں یا غیر۔ اگر غیر ہیں تو وہ ہر جگہ نہ ہوا اگر عین ہیں تو عبادت کس کی کیجاوے۔ جواب ملا کہ ایک معنے سے عین ہیں ایک معنی سے غیر۔ بہت سا وقت عین غیر کے معنے کرنے میں گذر گیا۔ اس کے بعد حکیم عبدالعزیز صاحب اٹھے تو انہوں نے بھی حکیم غلام رسول صاحب کے سوال کا گویا یہ بیان کیا۔ پرمیشور کے محیط اور محاط ہونے پر سوال کئے اور بعض منتروں کے ترجمے پیش کئے جسکے جواب میں ماسٹر جی نے خواہ مخواہ طول کلامی میں وقت کھویا کہ سنسکرت ایسی مکمل زبان ہے کہ عربی فارسی میں اس کے الفاظ کا پورا پورا مطلب ادا نہیں ہو سکتا۔ ہم نے بہر چند بید کے لئے لفظ تلاش کیا نہیں ملا۔ سرد و یا پک کے لئے نہیں ملا۔ حالانکہ اس بیجا فخر کا کوئی موقع نہ تھا۔ اگر نہیں ملا تو آپکی تلاش ناقص ہوگی۔ خیر اس کے بعد خاکسار اٹھا اور نیوگ کی فلاسفی پوچھی کہ یہ کیا راز ہے کہ نطفہ کسی کا اور بیٹا کسی کا؟ اسکا جواب دینے میں ماسٹر جی نے خوب ہی ناخنوں تک زور لگایا۔ جسکا اندازہ ناظرین خوب کر سکتے ہیں۔ سب سے اخیر آریوں کے قدیمی دوست مولانا ابوالوفا اٹھے جنکی طرف کل جلسہ کی نظریں بندھ رہی تھیں۔ مگر افسوس کہ آریوں نے حسب عادت مولانا صاحب سے وہی بے انصافی کی جو ہمیشہ کیا کرتے ہیں یعنی جتنا وقت قاعدہ کے مطابق ان کا حق تھا۔ پورا نہ دیا۔ مولانا صاحب نے حاضرین کو توجہ دلا کر جتنا ملا اس میں ایک ایسا سوال اٹھایا جو مولانا کے سابقہ مباحثات میں سننے میں نہیں آیا تھا۔ آپنے پوچھا کہ وید کے منتروں کا الہام مقدم تھا یا وید کی زبان کا؟ جواب ملا کہ الفاظ اور معانی کبھی علیحدہ نہیں ہوتے۔ دونوں ملکر بذریعہ الہام شروع دنیا میں ایسے وقت میں الہام ہوئے تھے جبکہ کوئی زبان نہ تھی۔ مولوی صاحب نے کہا کیا اس وقت کی تمام ضرورتوں کے الفاظ ویدمیں ہیں۔ جواب ملا وید کوئی لغات کی کتاب ہے۔ نہیں بلکہ ہر ایک چیز کے اصول ہیں مولوی صاحب نے کہا۔ اچھا ویدوں کے الفاظ کے علاوہ باقی الفاظ بھی کن کو الہام ہوئے تھے۔ اسکا جواب ملا کہ عربی ناقص ہے فارسی ناقص سب زبانیں ناقص ہیں۔ ماسٹر جی زبانوں کے نقصانات بتلانے پر ایسے تل بیٹھے ہیں کہ ہر بات میں خواہ مخواہ زبانوں کے نقصانات لا گھسیٹتے ہیں۔ گویا آپ تمام دنیا کی زبانوں کے ماہر ہیں۔ خیر اتنے میں وقت ختم ہو گیا۔ اخیر پانچ منٹ باقی تھے کہ آریہ سماج نے اپنے ایک کھلونے (ماسٹر مست رام ہر نے) کو اڑھائی منٹ بولنے کی اجازت دی۔ مست رام جی نے اپنی معمولی زیرکی سے جان لیا کہ آریہ سماج مجھ سے دل لگی کرتا ہے چنانچہ اس نے کہا کہ کچھ حرج کی بات نہیں کہ آریوں سے اور لوگ دل لگی کریں۔ اور آریہ مجھ سے کریں ۲½ منٹوں میں بھلا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اتنے میں لوگ حق کی جو سناتے ہوئے نکل آئے۔ (حکیم محمد الدین۔ سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر)

بنارس کے اہل اسلام کے فخر جناب مولوی نذیر الدین احمد صاحب پریزیڈنٹ انجمن تائید الاسلام بنارس نے ایک عربی قصیدہ مدحیہ جناب شاہزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا جسکی رسید بڑی مسرت کے ساتھ پہنچی ہے (کیا صرف رسید ہی؟ شان شاہی تو کسی اور بات کی ہی مقتضی تھی)۔

عازمان حج بمبئی کے کیمپ سگریگیشن سے ۱۹۰۰ء میں ۱۷۶۲۱ اور ۱۹۰۱ء میں ۱۲۴۴۹- اور اس سال میں ۱۸۳۴۸ مکہ معظمہ کو حج کیلئے روانہ ہوئے۔ اس سال کیمپ سگریگیشن میں صرف ایک عازم حج طاعون میں مبتلا پایا گیا۔ (شاید ان ۱۸ ہزار حاجیوں میں صرف یہی ایک شخص مرزا جی کا مخالف ہوگا جسے طاعون نے آ دبوچا۔ اور باقی سب کے سب خاص الخاص مرید۔ کیوں مرزا جی ٹھیک ہے نا؟)

جلال آباد کے شمال میں وادی کنار اور مغرب میں خوگیانی علاقہ ہے۔ اسمیں گنے کی کاشت ہوتی اور وہاں کا تیار شدہ گڑ امیر صاحب کو پیش کیا گیا جسپر حکم دیا گیا ہے کہ ہندوستان سے اچھے گنوں کا بیج منگایا جاوے۔

افسوس کہ اقلیم طبرستان کا بادشاہ اور سلطنت مغلیہ کی یادگار (یعنی مرزا عبدالغنی صاحب) ارشد ایک ماہ تک عارضہ بخار میں مبتلا رہکر ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء کو ... ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سلسلہ نسب آپکا ددھیال کی طرف سے ... اور ننھیال کیطرف سے ابوظفر بہادر شاہ سے ملتا ہے۔ ...

ضروری اطلاع تفسیر القرآن جو کہ نمبر وار چھپ رہی ہے لینا ہو ... کوئی صاحب درخواست خریداری ... بھیجیں ... کتاب کے ساتھ ... بعد ... قیمت ... معہ ... خط و کتابت ... الاعلیٰ اللہ ...

تندرستی ہزار نعمت ہے

برقی سٹ

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردگی شست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جسکے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور قوت پیدا ہوتی ہے الغرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت سٹ عہ

معجون تیرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کیلئے ازحد مفید ہے۔ طالبعلموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو اسکا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ

جریان کی دوائی

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲۸ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) عہ

نہایت مقوی و مبہی دوائی

یعنی موميائی۔ یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھانے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ایک رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہوا نکے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ مختصر یہ کہ موميائی ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوائی شائد ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی چھٹانک عہ

صغرسنی شادی

یا خانہ بربادی کے ہیبتناک نقصانات سے واقفیت حاصل کر کے اسکے بد نتائج اور ضرر سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل خرید کر مطالعہ کرو۔ جو علاوہ نظم و نثر اور خوبی عبارت کے نتیجہ خیز اور نصیحت آمیز فسانہ ہے۔ قیمت معہ محصول ۷ر

جملہ ادویات کا محصول بذمہ خریدار

المشتہر علم الدین مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ۔ شہر امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے؛ ہر حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ۱۲ سے صہ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۶ر سے ۹ر تک
" زرین ۲ سے ۵ تک "	" زرین عہ " صہ "
پٹی دیسی اونی ۱۲ر " ۱۴ر " فی جوڑہ	پٹی سرج ۲ " ۳ " فی جوڑہ
" پشمینہ ۵ " صہ " "	" بڑھیا ۳ " ۴ "
کمبل دیسی ۲ " صہ " فی عدد	کمبل فوجی عہ " ۵ "
ٹوپی سفید ۳ " ۵ " "	چادر پشمینہ ۵ " صہ " فی جوڑہ
جرابیں دستانہ اونی ۸ر سے عہ " فی جوڑہ	بنیان و پاجامہ اونی ۲ سے صہ تک
" سوتی ۲ سے ۴ تک فی درجن	" سوتی ۸ر سے ۲ تک
فوجی زرین خاکی ۱۲ر گز سے ۳ تک	پٹی برائے کوٹ فی تھان ۸ر سے صہ تک ۷ گز
صافہ ٹسری اودو ۵ سے صہ تک	صافہ ٹسری خاکی ۲ سے صہ تک
آزار بند سوتی ۲ر سے ۴ر تک فی عدد	رومال سوتی ۲ سے ۴ تک فی درجن
" ریشمی ۱۲ر " ۵ " "	" ریشمی ۸ر سے ۵ر تک فی عدد
تھان گبرون باریک و موٹا لٹھا سوتی ۵ تک	دری برائے پلنگ ۴ سے ۵ تک
جوتا سادہ ساخت لودہانہ ۲ سے للعہ تک فی جوڑہ	چوتہی دوتہی ۵ سے صہ تک
لنگیاں اور لنگی کی ۲ سے ۵ تک	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔
جوتا زرین ہوشیار پوری ۲ سے ۵ تک	باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔
رنگین لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض صہ سے	

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیٹل زرین بٹن۔ جھالر سوتی و زرین ہیچ اونی و سنہری و سپہری ولیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرما دیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ خوشخط لکھیں

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اڈیٹر نے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھاپا۔